"فرمودۂ قرآں!"

(از زہرۂ سخن سیدہ اختر)

اے مردِ مسلماں ارے او مردِ مسلماں؟ اے بے خبرِ عظمتِ "فرمودۂ قرآں"!
اے وہ کہ نہیں جس کو کچھ آگاہیِ امروز! اے وہ کہ جسے مشکلِ فردا نہیں آساں!
اے وہ کہ حقیقت ہے فقط جس کی فسانہ! اور پھر وہ فسانہ نہیں جس کا کوئی عنواں!
اے وہ کہ جو تھا حق و صداقت کا طرفدار! ہے آج وہی حق و صداقت سے گریزاں!
اے وہ کہ سبک قلب و سبک حال و سبک تال! اے وہ کہ گراں گیر و گراں بخت و گراں جاں!

سن گوش توجہ سے ذرا وقت کی آواز!
"کیا ہو گئی وہ جرأتِ بے باک مسلماں"؟

کیا ہو گئے وہ حق و صداقت کے ترانے؟ کیوں بجھ سی گئی آج تری مشعلِ ایماں؟
کیوں جوش نہیں رقص نہیں تیرے لہو میں؟ کیوں تیری نگاہوں میں نہیں رنگِ گلستاں؟
کیوں حادثۂ وقت سے بیدار نہیں تو؟ کیوں شورشِ امروز نہیں تیری رگِ جاں؟

تو نے نہ سنا گوشِ توجہ سے کسی دن؟!
اختر ہوئی تیرے لئے کیا کیا نہ غزل خواں؟

غزل

(از جناب شمس نوید)

قسمت کوئی راز نہیں ہے کیا کوشش غمّاز نہیں ہے!
غم سے ملی راحت کی تمنّا سوز ہے پہلے ساز نہیں ہے
درسِ محبت دل ہے کہ جس میں دھڑکن ہے آواز نہیں ہے
اشکِ خموشی خونِ تبسّم غم کا کوئی انداز نہیں ہے
عشق وہاں تک خام سمجھئے حسن کو جب تک ناز نہیں ہے
ایسی بھی ہے ایک کہانی جس کا کوئی آغاز نہیں ہے!
شوق وہاں تک لے اڑتا ہے اپنی جہاں پرواز نہیں ہے
نور بھی اک ظلمت ہے جب تک چشمِ بصیرت باز نہیں ہے
عجز کے سجدوں نے سمجھایا عظمت سر افراز نہیں ہے
رنجِ شکستِ نغمہ ہے لیکن رنج شکستِ ساز نہیں ہے

میرے نغمے تیری عطا ہیں
شعر مرا اعجاز نہیں ہے